بلا اجرت

کسی صاحب کی
خدمت میں یہہ اخبار
روانہ نہیں ہوتا جن خریداروں
کو یہہ اخبار بند کرنا ہو وہ بذریعہ
کارڈ اطلاع دیں اخبار و اپس نہ کریں
مضامین مفید عام مفت شایع
ہوتے ہیں ۔ اشتہارات
فی سطر
۲/

اخبار نور افشاں لودیانہ

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے ۔ ۱:۹

یہہ اخبار
صداقت آثار
ہفتہ وار پنجشنبہ کو
شایع ہوتا ہے قیمت اسکی
پیشگی ہر خاص و عام سے بلا محصول
عہ اور مع محصول عہ۲ سالانہ مقرر ہے ۔
کار پردازوں کو اخبار مفت دیا جاتا
ہے بشرطیکہ مضمون
ہفتہ وار
بھیجیں

نمبر ۳۸ | مطبوعہ ۲۲ ستمبر بروز پنجشنبہ ۱۸۸۷ء | جلد ۱۵

نور افشاں

مطبوعہ ۲۲ ۔ ستمبر ۱۸۸۷ء

بعض اخبارات نے یہہ خبر لکھی تھی کہ مسٹر ایڈیسن نے ایک کل ایجاد کی ہے کہ وہ با ہوا جہاز دیگر جہاز کو اطلاع دیسکے ۔ یہہ خبر البتہ تعجب انگیز تھی کہ ڈوبا ہوا جہاز کیسے خبر دیسکتا ہے مگر اصل اس خبر کی یوں ہے چونکہ پانی کے اندر دور تک آواز جاسکتی ہے اس خیال سے مسٹر ایڈیسن نے ایک گھنٹی بڑی آواز کی پانی کے اندر جہاز کے پیندے میں لگا دی ۔ اور اسکا تار ناخدا کے کمرہ میں رہتا ہے مصیبت کے وقت اُس گھنٹی کو بجا دیا ۔ دور دور تک پانی کے اندر آواز جائیگی ۔ قریب کے جہاز اُس آواز کے ذریعہ پہنچکر امداد کرینگے ۔ نہ صرف آواز ہی پہنچ سکتی ہے بلکہ جیسے ٹیلیگراف سے بات چیت کرتے ہیں ویسے ہی اس سے بھی خبر لیسکتے ہیں صرف اُسکے سر سے پر کان رکھنا چاہئے ۔

خالصہ گزٹ مطبوعہ ۱۴ ستمبر میں ایک مضمون ہماری نظر سے گذرا جو بھائی بسنت سنگھ نے گرو سنگھ سبھا گوجرانوالہ میں پڑھا ۔ اس مضمون میں ایک فقرہ ہمیں بہت پسند آیا جو حقیقت میں راست اور سچ ہے بھائی جی فرماتے ہیں کیونکہ انسان انسان ہے جو غلطیوں کا پتلا ہے کسطرح مکتی حاصل نہیں کر سکتا ۔ اب ہم کہتے ہیں کہ جب یہہ صورت ہے تو کسطرح بابا نانک پر بھروسہ کر سکتے ہو یا اپنے اعمال پر تکیہ کر سکتے ہو جب سب غلطی سے (یا یوں کہو کہ گناہ سے) پر ہیں اگر ہیں پھر کس شخص پر سب کرم یا اعمال حسنہ سے مکتی ہو سکتی ہے ۔ اس خیال سے ہم آپکو کہتے ہیں کہ آپ سخت غلطی پر ہیں جب سب گنہگار ہیں تو مکتی دینے والا کوئی نہیں اور ہمارے کرم مکتی حاصل کرنے کے جوگ نہیں تو پھر ایک ہی راہ انجیل کا ستیا ہے یا وہ خداوند مسیح کا یہہ قول ہے ۔ +

اے محنت لوگو جو تھکے اور بڑے بوجھ سے دبے ہو سب میرے پاس آؤ کہ میں تمہیں آرام دونگا +

خادم ہند نامے ایک اخبار نکلنے والا ہے جو ہمارے مطبع میں چھپے گا ۔ نور افشاں کے تبادلہ پر آتا ہے اپنی حالت میں لیجائے ۔ اپنی حیثیت سے خدمت ہم کیے جاتے ہیں جو باتیں اور اخبار میں ہوتی ہیں یہی ہیں بلکہ بعض باتوں کی زیادتی بھی ہے ۔ اول یہہ کہ مذہبوں کی ایک نالی انگریزی رنگ کا ہوت ہیں ایک شایع ہوتے جس میں انسان کے کو وزیادہ اور فطرت کا ذکر ہے ۔ دوم اسمیں ایک صفحہ کا تمام پیسہ شعر بر ہوتا ہے ۔ یہہ کھولے پر جس مضمون کے ایڈیٹر میں اچھی ہی ہیں جو جی ہوتی ہیں چنانچہ ہمارے دیکھنے کے عمل بھی اس نے ایک نقشہ مطالعہ کرتی تھی بھر اس میں یہہ بھی ہے کہ قیمت کل ۱۲ ہے لیکن یہہ نام ہم پسند نہیں خادم کے قسم نیر کا مجموعہ ہے ۔

نہیں بہتر ہو کہ اسنام کو بدل دیں اور بجائے مشتر کے ہند نام کرے ایک اچھا ہے ۔ اخبار کی قیمت مع ضمیمہ کے عوام سے ہے اور طلباء سے ۱۰ + عہ

پنجاب اکرسچن ایسوسی ایشن یہاں ہے ۔ اس کا ایک رسالہ انجمن سے مجلہ شہر سے آیا ہے یہہ مجموعہ تحقیق کی قسم کی ہو دیتیں ۔ وہ لکھتے ہیں کہ ایسوسی ایشن جو عیسائیوں کو منہ دکھ سے نقصان کرنے سے باعث اداری نفع ہے تو یسے کہ ایسیحیوں کی بہتری کی غرض سے بنایا گیا ہو مسیحی کہ قوموں کی امداد کرنے سے بچ گئے ۔ اگر سب کو اپنی طاقت بھر فرض ہے کہ وہ بھائی بکر اسکا انتظام کریں غیر اقوام کو بھی نمونہ دکھائے ہو کہ امیر کے گھر کے تو صندوق میں بند ہیں ۔ اور غریب بھوکے مرتے ہیں ۔ مشن پر بوجہ دنیا کچھ ضرورت نہیں خدا کے فضل سے ممبران ایسوسی ایشن کچھ کم استطاعت نہیں کتنے ذرا آپ اس آیت کو سوچیں +

جس کسی پاس دنیا کا مال ہو اور وہ اپنے بھائی کو محتاج دیکھے اور اپنے تئیں رحم سے باز رکھے تو خدا کی محبت اسمیں کیونکر قائم رہ سکتی ہے ۔ +

بڑی خوشی کی بات ہو کہ ڈاکٹر جی سی آر ۔ ایونگ صاحب کی یونانی اردو ڈکشنری جسکا ذکر ہم پیشتر لکھ چکے ہیں چھپکر تیار ہوگئی ۔ یہہ کتاب ۲۸۴ صفحہ کی ہے جن دیکھے قیمت بیعنے ۔ زر دو میں ملتی ہے ۔ جی ایم الگزنڈر صاحب سے یا ڈاکٹر دریقباد (سہارنپور) سے

[illegible]

انسان دنیا میں کسطرح خوشحال ہوسکتا ہے

ہر زمانہ میں اِسبات کی کوشش رہی کہ دنیا میں خوشحالی نصیب ہو۔ بڑے بڑے علما اور فلسفہ اسبات کی جستجو میں رہے اور ہر فرد و بشر کو یہی تمنا رہتی ہے کہ جسطرح ممکن ہو خوشحالی تمام اِس دنیا میں زندگی کاٹیں اسکو ہم خود غرضی نہیں کہہ سکتے کیونکہ انسان کی طبیعت کا خاصہ یہی ہے آرزو خوشی کے حاصل کرنے کی بنی رہتی ہے۔ اب ہم دیکھتے ہیں کہ خوشی حاصل کرنے کی ایک طریقہ دنیا میں مقرر ہے بعض تو کسی امر کو باعث **فرحت** سمجھتے ہیں اور بعض کسی اور کو باعث **راحت** جانتے ہیں۔ کوئی شخص اپنی موجودہ حالت میں خوش نہیں نظر آتا۔ ہم چند اشخاص کے ایسے نمونے پیش کرتے ہیں جن حالت کی نسبت عموماً لوگوں کا خیال ہوتا ہے کہ اگر ہم اُسحالت میں ہوتے تو بہت خوشحال رہتے +

دولت اکثر یہ گمان ہے کہ اگر دولت ہووے تو تمام رنج و دکھ دور ہو جاتے ہیں۔ یہہ بعض غلط و لغو خیال ہے۔ کہ نیل جیکب ہوس جسکے پاس سوا ملین ڈالر دولت تھی جب مرنے لگا تو کہتا تھا کہ اگر کوئی شخص بخیر و امن نشین یہہ بات کر دیوے کہ کوئی بھی ایسی جگہ نہیں جسکا نام جہنم ہے۔ تو میں ابھی اسکو میں لاکھ روپیہ دیتا ہوں +

ولیم بیکفورڈ صاحب ال بسٹ فانٹ ہل کا قصہ مشہور ہے اِس شخص کی۔ الا کھہ روپیہ سالانہ آمدنی تھی۔ اسقدر اِس شخص نے عیش کئے ہیں کہ کا ہیکو کسی نے کئے ہونگے۔ مگر آخر کو اُسکے یہہ الفاظ تھے ہائے میں نے کیا کیا ہا گیا تھا۔ کیا کچھ پایا اور کیا گنوایا جسکا مطلب یہہ ہے کہ دولت جسپر اُسکا بھروسا تھا اسکو دھوکہ دیا۔ تو معلوم ہوا کہ دولت میں بھی کوئی خوشی کا سامان نہیں ہے ولیم پٹ جسکا ثانی شاید مشکل سے دنیا میں ہو گا جسنے دولت سے ہر طرح کی خوشی کے سامان مہیا کئے۔ اُسکے آخری الفاظ یہہ تھے "وائے ناکامی ہائے ہر اِس میں نے کیوں خدا کو یاد نہ کیا۔ کیونکہ اُسکی عبادت کی۔ کہ وہ اِسدم وا میں میرے کام آتی۔ اور ہائے میں نے کیوں +

پئے دنیا یوں ہی کب تک عبث جان کھپائی
نہ دیا منزل عقبیٰ کا مجھے رستہ دکھائی

علم بعض کا خیال ہے کہ علم سے انسان خوش ہوتا ہے۔ اور اِس سے ہر ایک شخص ملکر آتی ہے یہہ بھی ایک وہم ہے۔ شیریڈان صاحب بھی تھا جسکی دہلومیٹ کا شہرہ ایک عالم میں تھا شہنشاہ تک جسکے دیکھنے کا مشتاق رہتا تھا۔ آخری عمر نہایت تلخی اور ناکامی میں بسر کی +

فردوسی کا خیال کیجئے۔ شاہی شاعر اور اُسکی امیدی و رنج و غم کے ثبوت میں یہی تین شعر کافی ہیں +

اگر مادر شاہ بانو بُدے + مرا سیم و زر تا بزانو بُدے
پرستار زادہ نیاید بکار + اگرچہ بود زادہ شہر یار
کفِ شاہ محمود عالی تبار + نہ اندر نہ آمد سہ اندر چہار

بادشاہت عموماً یہہ خیال ہے کہ سبطرح کی خوشی کے سامان بادشاہوں کو نصیب ہیں اِسلئے اگر دنیا میں کوئی خوشحال ہے۔ یا ہو سکتا ہے تو سلطان ہے۔ یہہ صرف وہم ہے۔ اِسمیں کچھ شک نہیں کہ شہنشاہ کے پاس کل سامان عیش و عشرت کے موجود ہیں۔ کروڑوں انسانوں کی جانیں اُسکے ہاتھ میں ہیں جو چاہے وہ کرے۔ لیکن خوشی اِسمیں بھی نہیں۔ روس کی شہنشاہ نزاری ملکہ کیتھرائن کا خیال کیجئے۔ اُسنے نہایت فضول خرچی اور کمال اسراف سے خوشی حاصل کرنیکی کوشش کی۔ اور اِسی میں حظوظ نفسانی کی آسائش سمجھی مگر کامل بنا پایا اُسکی بابت لکھا ہے کہ باوجود اسقدر سامان عیش مہیا ہونے کے وہ ہر وقت گرفتار رنج و غم تھا۔ اور مبتلائے حزن و ملال رہتی تھی۔ اُسکے نفس مطمئنہ پر گویا کہ ہجوم رہتا تھا۔ اور کبھی توبہ نکی +

پولین بوناپارٹ کا نام تو ارتجی اوراق تاریخ پر نقش ہیں اُسکے آخری الفاظ یہہ تھے "اب تو میں کچھ نہیں میرا زور اور میری سلطنت مجھے مفارقت کر گئی ہیں میں کیا ہیچ ہوں۔ میری تو صرف ہستی ہی ہستی ہے کہ سکندر اعظم و قیصر روم اور شارلیمین اور میں نے اپنے زور بازو سے سلطنتوں کی بنیاد ڈالی تھی حضرت مسیح نے صرف اپنی سلطنت کی بنیاد محبت پر رکھی تھی۔ اور لاکھوں کروڑوں آدمی آجتک مسیح کے نام پر جان دینے میں بجز مرنے کا ابھی وقت نہیں آیا لاشہ زمین میں دفن کیا جاویگا۔ اور کیڑوں کا طعمہ ہو گا +

اِن خیالوں پر غور کیجئے کیا یہہ خوشی و خوشحالی کی باتیں ہیں۔ نہیں ناظرین یہہ تو رنج و دکھ اور نہایت ناامیدی کی گفتگو ہے +

غرض ہم دیکھتے ہیں کہ خوشحالی نہ تو **علم** و ہنر میں ہے۔ اور نہ **دولت** و دنیاداری میں نہ **حسن** و **جمال** اور **فصاحت** و **بلاغت** میں نہ روشن **تشکاری** میں نہ **بادشاہی** میں نہ **وزارت** میں۔ تو پھر اسکو کہاں پائیں چونکہ ہر ایک شخص یہاں خواہشمند ہے جس سے اُسکے غلطی نہیں جیمیں وہ لامبی شبہ نہیں جس سے پورا یقین ہے۔ کہ ضرور کہیں نہ کہیں ملتی ہوگی۔ لیجئے ہم آپ کو بتلاتے ہیں کہ وہ نہ تو غریبی اور امیری پر موقوف ہے نہ عالم و جاہل پر منحصر ہے۔ بلکہ ہر ایک حالت میں ہر ایک انسان حاصل کر سکتا ہے آپ ہماری اِن دو چار سطروں کو دیکھیں اور اُنپر عمل کریں کبھی رنج و غم آپکے نزدیک پھٹکنے نہ پائیگا۔ ہر وقت اور ہر حال میں خوش اور خوشحال ہو گے +

جو کوئی چاہے کہ زندگی سے خوش ہو۔ اور اچھے دنوں کو دیکھے۔ سو اپنی زبان کو بدی سے اور اپنے ہونٹھوں کو دغا کی بات بولنے سے باز رکھے۔ بدی سے کنارہ کرے اور نیکی کو عمل میں لاوے صلح کو ڈھونڈھے۔ اور اُس کا پیچھا کرے کیونکہ خداوند کی آنکھیں راستبازوں پر لگی ہیں۔ اور اُسکے کان اُنکی منت پر۔ پر خداوند کا چہرہ بدکاروں کا مخالف ہے۔ اور اگر تم نیکی کی پیروی کیا کرو۔ کون ہے جو تم سے بدی کرے +

پطرس رسول کا پہلا خط ۳ باب ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ آیتیں

مراسلات

بقیہ جواب ریویو

منشور محمدی مطبوعہ ۵ رمضان ۱۳۰۶ھ نمبر ۲۵

اس نات کے دو بیٹے تھے۔ یعقوب اور عیلی اور ان دونوں کا ایک ہی بیٹا تھا یعنی یوسف۔ الغرض دونوں یوسف کے حقیقی باپ تھے یعنی ایک حقیقی تھا دوسرا شرعی یا یوں کہئے ایک سسر اور ایک باپ سسر۔ اس سے ظاہر ہے کہ یوسف کی شادی مریم کے ساتھ ہوئی پس مریم ان میں سے ایک کی حقیقی بیٹی تھی اور اسی سبب سے ظاہر ہے کہ ایک سلسلہ نسب نامہ مریم کا ہے اور دوسرا یوسف کا اگرچہ وہ بھی مریم کا کہا جا سکتا ہے اس لئے کہ یوسف داماد مریم کے بجائے بیٹے تھے اور چونکہ عورت کا نام نہیں لکھا جاتا تھا اس لئے دونوں جا یوسف ہی لکھا گیا ہے (اظہار عیسوی جلد دوم صفحہ ۲۵۲ و ۲۵۳) +

باقی رہا آپکا خداوند کو آفات سے تعبیر کرنا اور وہ بھی اس تجویز سے جو آپنے پیش کی ہے۔ اگر یہی مسیح خداوند کہنے کی ہر تو ان فریسیوں کا منہ کیوں بند ہو گیا تھا۔ اس قسم کا جواب انہوں نے کیوں نہ سنا دیا جس سے راقم ریویو کی بھی بن آتی داؤد کی کلام کی کسی الہامی کتاب سے تعبیر نہ کیجئے یہ اپنی ہی بناوٹی باتوں سے۔ واضح ہو کہ یہودی اس سوال کا جواب اسلئے نہ دے سکے تھے کہ انکی یہ امید تھی کہ مسیح ابن داؤد ہوگا اور کہ خدائی بھی اسمیں ہوگی اسلئے جب مسیح نے اپنے تئیں ابن اللہ بیان کیا تو انہوں نے اُسے قتل کے لائق سمجھا (مرقس ۱۴: ۶۴ اور یوحنا ۵: ۱۸) اور جب اُسنے کہا کہ میں اور باپ ایک ہیں تو انہوں نے اسے پتھراؤ کر لیا ہو (یوحنا ۱۰: ۳۰ و ۳۱ و ۳۳) یاد رہے کہ الوہیت کے دعوے کے سبب یہودیوں نے اُسکے دعوی مسیحائی سے بھی انکار کیا تھا کیونکہ انہیں یہ گمان تھا کہ مسیح میں الوہیت بھی ہوگی اسلئے عیسیٰ مسیح کی الوہیت کے دعوے کے سبب مسیح نہ مانا اور مسیحائی کے دعوے کے سبب خداوند نہ ماننا ایسے گمان والے لوگ کیونکر اسبات کا جواب دے سکتے تھے آپنے بھلا جواب بنایا ہے۔ موسیٰ جسکا اوپر ذکر تھا اسکو بھی خداوند کہا حالانکہ وہ کتاب لیکر مصر سے لایا تھا اور مسیح کا تو داؤد نے کبھی بھی نہ دیکھا تھا تو بھی اُسے خداوند کہتا ہے پس ظاہر ہے کہ راقم ریویو کی سب تاویلیں بیمعنی ہیں۔ اور محض خبط اور پریشانی کی دلیلیں ہیں کیونکہ مسیح خدا تھا اور اسکے سوا نے انجیل میں خوب ظاہر کیا ہے کہ مسیح داؤد کی نسل اور داؤد کا خداوند بھی ہے +

قولہ الحاصل جب ثابت ہو چکا کہ یہ شبہ کوہ بالا النصاری کی حجت نہیں ہیں اور خدا کے لئے دوسرا خدا ہونا بھی صریح غلط اسلئے کافی ہے کہ حضرت مسیح کی مملوکیت کی سند یہ آیت ہے۔ اب بتلیئے یوحنا کو ہم سنا دیں یسوع نے کہا کہ مجھے مت چھو کیونکہ میں ہنوز اپنے باپ کے پاس نہیں گیا پر میرے بھائیوں کے پاس جا اور انہیں کہہ کہ میں اپنے باپ اور تمہارے باپ پاس اور اپنے خدا اور تمہارے خدا پاس جاتا ہوں +

اقول واضح ہو کہ انجیل کی آیات مذکورہ بالا آپنے صرف اپنے مطلب کے خلاف ایک ایک دو دو جملوں کی نقل کی ہیں انکی کیفیت آپ نے دیکھ لی کہ کیسی ہیں اور آپکی پریشانی کے برخلاف ثابت کیا گیا ہے کہ وہ مقامات مسیح کی الوہیت پر دلالت کرتے ہیں۔ اور یہ آپ محمدی لوگوں کی پرانی ٹکر ہے کہ مسیح میں الوہیت ماننے سے دو خدا ہو جاتے ہیں برخلاف جسکے انجیل صاف بتاتی ہے کہ اس ایک خدا نے مسیح میں ہو کے (یا خدا مسیح میں تھا اور) دنیا کو اپنے ساتھ یوں ملا لیا الخ (۲ قرن ۵: ۱۹) ہاں الوہیت کا سارا کمال اسمیں مجسم ہو رہا (قلسیوں ۲: ۹)۔ اور یہ سند جو آپنے پیش کی ہے مسیح کی الوہیت کے برخلاف دلیل نہیں ہے کیونکہ وہ تو آیات مذکورہ سے ثابت ہو۔ الا انسانیت کی حیثیت میں مسیح ہمیشہ خدا کو اپنا خدا کہتا اور کہہ سکتا تھا اور باپ سے دعا مانگتا تھا +

قولہ کے سوائے نصاری ایک اور حجت الوہیت مسیح پر پیش کرتے ہیں کہ عدالت کرنیکے لئے دوسری بار دنیا میں آمد مسیح پُر جلال کی ثابت ہے اور مسیح نے فرمایا ہے کہ باپ کسی کی عدالت نہیں کرتا ہے اُسنے سب عدالت بیٹے کو سونپ دی ہے (اسبات کا زور ڈالنے اور حق چھپانے کے لئے راقم ریویو نے یہ تقریر کی ہے) کہ دوبارہ آمد مسیح دجال سے خالی نہیں ہے یا تو بڑی قیامت میں ہوگی وہ جس زمانہ سے حضرت آدم سے لیکر پیدا ہو آدمی زندہ اور حساب کے لئے حاضر کئے جاویں یا اس سے پہلی قیامت سے بیشتر لیکن ہم کو وہ بڑی قیامت میں اپنی آمد کو حضرت مسیح نے انجیل میں کہیں نہیں فرمایا بلکہ اُس نے کہا کیا ابن آدم کے زمین پر ایمان پاویگا آیت ۸ باب ۱۸ لوکا سے صاف ظاہر ہے کہ دوبارہ آمد حضرت مسیح کی جس زمانہ میں ہوگی اسمیں بڑی خرابیاں اور بے ایمانی پائی جاتی ہوگی۔ یہ ہے حضرت مسیح کی ایک قسم کے ادا کرنے خدمت خدا تعالیٰ کیواسطے ہوگی جسکے انجام کیواسطے بڑی شان و شوکت حضرت عیسیٰ کو بخشی جائیگی +

اقول کیوں صاحب یہ کونسی آپکی تحقیق ہے یہ حیلہ اور بیہودہ تاویل ہے۔ قیامت سے پیشتر خدا کی خدمت کرنیکے لئے آنا آپنے کہاں سے نکالا خدمت تو مسیح ایکبار کر گیا جیسا کہ ابن آدم بھی اسلئے نہیں آیا کہ خدمت لے بلکہ خدمت کرے اور اپنی جان بہتیروں کے لئے فدیہ میں دے متی ۲۰: ۲۸۔ پھر دوبارہ خدمت کیسی ہے۔ برخلاف اسکے مسیح کی دوسری آمد کے وقت جو خرابی اور بے ایمانی ہوگی اسکی سزا دینے کیلئے مسیح آئیگا ہاں زندوں اور مردوں کی عدالت کریگا مگر آپ کو اسکے لئے مسیح کا کوئی فرمان انجیل میں نہیں ملا سو دیکھئے متی ۲۵: ۳۱ جب ابن آدم اپنے جلال سے آویگا (یہ خدمت کے لئے آنیکے عین برخلاف ہے) اور سب پاک فرشتے اسکے ساتھ تب وہ اپنے جلال کے تخت پر بیٹھے گا (یہ خدمت کرنے کے طور نہیں ہیں) اور سب قوم اسکے آگے حاضر کی جائینگی اور جسطرح گڈریا بھیڑوں کو بکریوں سے جدا کرتا ہے وہ ایک کو دوسرے سے جدا کریگا۔ آیت ۳۴ و ۴۱ میں انصاف کا بیان ہے جو مسیح بادشاہ کریگا۔ نیکوں کو جزا اور بے ایمانوں پر غضب نیکو سزا دیگا محمدی برادران ہوشیار رہو اور ڈرو۔ پھر ۲ تسلونیقیوں ۱: ۷ و ۸ خداوند یسوع مسیح آسمان سے اپنے زبردست فرشتوں کے ساتھ بھڑکتی آگ میں ظاہر ہوگا اور اُنسے جو خدا کو نہیں پہچانتے اور ہمارے خداوند یسوع مسیح کی انجیل کو نہیں مانتے بدلا لیگا۔ اب جناب راقم ریویو کہئے آپ کی کسی تاویل اور حجت کی بھی خیر گذری نہیں۔ مگر بندہ نے آپکی خطرناک حالت سے بھی آپکو آگاہ کر دیا ہے۔ کیونکہ جو خداوند مسیح کی انجیل کو نہیں مانتے وہی اس سے سزا پاوینگے۔ آپ لوگ کیوں ایک ناواقف سے آدمی کی تقلید میں تحقیق کے دشمن اور اپنی جانوں کے بیری ہو رہے ہو۔ برادران مسیح کو اپنا خداوند اور نجات دینے والا مانو۔ اور بچو +

راقم

جی۔ ایل۔ ٹھاکر داس

از جھنگ

ہندو مذہب

بقیہ نمبر ۵

طوفان کا بیان از کتب ہنود

(سلسلہ کے لئے دیکھو نورافشاں مطبوعہ ۴ ستمبر نمبر ۳۶ ۱۸۸۴ء)

اب ناظرین بخوبی کتب مقدسہ بائبل سے دیکھ چکے ہیں کہ طوفان کی بابت وید میں کیا لکھا ہے اور وہ بیان قانون قدرت سے کس قدر مطابقت رکھتا ہے۔ لہذا اب ہم اس واقعہ کو دیگر کتب ہنود سے بھی نقل کرکے پیش کرتے ہیں تاکہ ناظرین پر آشکارا ہو جاوے کہ دیانندی صاحبان کس قدر اپنی کتب سے بےخبر خلاف دعوی کرکے قانون قدرت کا لفظ ورد زبان کرتے رہتے ہیں۔ اور اپنی کتب کے نقص کو نہ دیکھ کر خواہ نخواہ دوسروں پر اعتراض بیجا کیا کرتے ہیں اور پرمیشور کا نام ہے تو بے سوچے سمجھے انکار کر بیٹھتے ہیں وغیرہ تو قباحت ہیں۔ +

دوم مہابھارت کے ون پرب ۱۸۷ کی کتھا یوں لکھی ہے کہ جب منو جی تپسیا کرتے تھے تب ایک مچھلی نے [illegible] رشی سے کہا کہ اب آپ مجھ کو بڑی مچھلیوں سے بچائیے [illegible] دوسرے دن [illegible] ایک [illegible] میں [illegible] کے سمان [illegible] اور [illegible] اپنے بیٹا کو [illegible] اور ایک [illegible] سے [illegible] کا [illegible] اور ایک [illegible] رہا ایک سمے کی بات ہے کہ ایک متسیا نے [illegible] کہا کہ [illegible] مہاراج میں [illegible] متسیا ہوں [illegible] مجھے [illegible] ہے اس لئے آپکو اوچت ہے کہ میری رکشا کریں [illegible] کہ طوفان [illegible] کو کھا جانے [illegible] اوچت ہے کہ [illegible] مجھ کو [illegible] ہوئے کو [illegible] اسکا [illegible] متسیا کا [illegible] اپنے [illegible] لیا اور

لے جا شہر میں لاکر اسے ایک چھوٹے تالاب میں رکھ دیا اس تالاب میں منو نے برابر اسکو پالا کہ وہ متسیا بہت پشٹ ہوا اور منو بھی اسکو پتر کے سمان چاہتے تھے کچھ کال کے انتر وہ متسیا ایسا بڑا ہوا کہ اس تالاب میں سما نہ سکا تب ایک دن منو کو دیکھ کر بولا کہ اے مہاراج اب آپ میرے لئے کوئی دوسرا اچھا ستھان ٹھہرائیے تب منو بھگوان نے اس تالاب سے باہر نکال ایک بڑی باؤلی گنگا کے کنارے لیجا کر اسمیں ڈالدیا بہت برسوں کے انتر وہاں بھی وہ متسیا ایسا بڑا ہوا کہ اس دو جوجن لمبی اور ایک جوجن چوڑی باؤلی میں بھی سمانے اور نہ ادھر ادھر پھر سکتا تھا تب پھر وہ متسیا ایک دن منو کو دیکھ کر بولا کہ ہے مہاراج اب مجھے آپ سمندر کی پتنی پیارے گنگا جی کے سمیپ استھاپت کریئے۔ وہاں میں تو [illegible] گنگا [illegible] آپکی آگیا میں ہونگا کیونکہ ہے باپ بہت آپ ہی کے لئے میں نے ایسی پریم بڑھتی پائی ہے جب اس متسیا نے ایسا کہا تب بہت جتن سے بھگوان منو نے اس متسیا کو لیجا کر گنگا جی میں چھوڑ دیا وہ متسیا وہاں بھی کچھ کال تک بڑھا۔ تب پھر منو کو دیکھ کر وہ متسیا یہ بچن بولا کہ ہے پربھو بہت بڑائی کے کارن گنگا میں بھی ادھر ادھر ڈولنے پھرنے نہیں سکتا اس کارن ہے بھگوان اب آپ کرپا کر کے مجھے سمندر میں لے چلئے [illegible] تب منو نے اس متسیا کو گنگا کے سلیل سے نکال لیجا کر اسے سمندر میں چھوڑ دیا یدیپی وہ متسیا اتی ستھول تھا تو بھی اسکے لیجانے میں منو کو کچھ کلیش نہ ہوا [illegible] اسکے سپرش اور گندھ [illegible] سکھی تھا جب اسکو سمندر میں چھوڑ دیا تب وہ متسیا مسکرا کر منو سے یہ بات بولا کہ ہے پربھو آپ نے [illegible] میری رکشا کی اب جو کام سمے انوسار کرنا ہوگا وہ آپ سنئیے۔ ہے مہاراج تھوڑے دنوں کے انتر یہ سب جو جگت ستھاور جنگم ہے [illegible] ہو جاویگا اب [illegible] پرلے کا کال [illegible] اپستھت ہوا ہے [illegible] ہت ہے سو میں کہتا ہوں [illegible] ستھاور جنگم [illegible] چلنے پھرنے والے ہیں [illegible] ان سبھوں کا [illegible] آپہنچا اس لئے تم ایک بڑی ناؤ [illegible] بنا کر [illegible] سات رشیوں کے ساتھ چڑھنا [illegible] جو بیج [illegible] اس ناؤ پر رکھنا [illegible] جب [illegible] میری [illegible] تب [illegible] جانا کہ وہی متسیا [illegible] ہے

پکڑی ہوئی ناؤ جب [illegible] تو نہیں کچھ شنکا کرو۔ تب منو نے کہا کہ میں ایسا ہی کرونگا ایسے کہنے کے انتر وہ [illegible] اپنے اپنے ستھان کو چلے گئے۔ ہے مہاراج تب [illegible] جیسا اس متسیا نے کہا تھا اسی بھانت سمندر [illegible] کے لئے [illegible] ہوئے [illegible] سمندر [illegible] کرنے لگے [illegible] منو نے اس متسیا کا دھیان کیا جب اس متسیا نے جانا کہ منو میرا دھیان کرتا ہے تب اسی کال [illegible] اگر اس ستھان [illegible] سینگ [illegible] کے [illegible] رسی کا پھندا اس متسیا کی سینگ میں ڈالدیا تب [illegible] بڑی ناؤ [illegible] جیسے [illegible] متسیا [illegible] اور جل کے [illegible] سے گرجتا ہوا جو سمندر [illegible] پار کرنے کے لئے اس ناؤ کو لیکر سمندر میں کھینچ لے چلا [illegible] کے سمندر میں وہ ناؤ کا [illegible] اس سمے [illegible] کوئی [illegible] نہیں [illegible] تھا کیونکہ [illegible] سب جل ہی جل تھے [illegible] سکل لوگ جل سے [illegible] ہوگیا اس کال [illegible] دکھائی دیتے تھے [illegible] بہت برسوں تک وہ متسیا [illegible] کو [illegible] سمندر میں کھینچتا رہا [illegible] کے انتر وہ متسیا اس ناؤ کو وہاں کھینچ لے گیا جہاں ہمالیہ [illegible] سنگھر تھا وہاں [illegible] وہ متسیا [illegible] رشیوں سے [illegible] دیکھ [illegible] کہ [illegible] ناؤ کو [illegible] میں [illegible] تب [illegible] متسیا [illegible] رشیوں نے اس ناؤ کو [illegible] میں [illegible] باندھ دیا [illegible] اس [illegible] کا نام [illegible] کے انتر وہ متسیا رشیوں سے بولا کہ میں [illegible] ہوں [illegible] کوئی [illegible] اس سمے متسیا کا روپ دھارن کرکے میں نے تم لوگوں کو بچایا اب [illegible] اور [illegible] سب [illegible] پرجا [illegible] کرے اور [illegible] لوگوں کا [illegible] جنگم [illegible] سب [illegible] سرشٹی [illegible] کو [illegible] ہوگی اور میری کرپا سے اسکو کبھی نہیں [illegible] ہوگی [illegible] وہ متسیا [illegible] انتردھیان ہو گیا [illegible] منو کو [illegible] سرشٹی [illegible] سرشٹی کے رچنے میں [illegible] کچھ کال تک بڑی تپسیا

بھولا نہ جانئے جو شام کو گھر آجائے

سب ناظرین کو معلوم ہے کہ دہلی میں **مولوی منصور علی صاحب** ہیں جنکو مسلمانوں نے لقب ملقب فن مناظرہ اہل کتاب یکبار مذہب عیسوی پر حملہ کیا تھا اور جو مدتوں تک مذہب حق کو رد کرکے اُسکا متبع ہو سکے مسلمانوں کیطرف سے ... ہے اور جو آج تمام ہندوستان کے مسلمانوں کو کسی مطلق ... جاتے ہیں ۔ +

بڑے مژدہ کی بات ہے کہ خداوند نے پھر اُنکے دل میں یہ سچے مذہب عیسوی کی تجلی ڈالکر فرمانے سے بیشتر اُنکے مبارک ہاتھوں اعتراضیں میں سے حق کو جو اتنی ... میں اُنکے ذہن نشین ہو گیا تھا پھر لکھوا دیا اور ترک کروا دیا +

اگرچہ مولوی رحمت اللہ اور مولوی آل حسن جلیل صاحب اور اُنکے بعد مولوی ابو محمد عبد الحق صاحب نے اپنی تفسیر حقانی کے مقدمہ میں تعصب سے حق چشم پوشی کرکے ہماری کتب مقدسہ توریت و انجیل کے غیر معتبر ہونے میں بڑی کوشش کی ہے اور یہی ایک مسئلہ ہمارے اور اہل اسلام میں محل نزاع ہے +

مگر اسکو ہم سے زیادہ کونسا مقام خوشی کا ہے کہ جناب امام صاحب نے بھی اُس کو اپنے تصنیف نوید جاوید کے صفحہ ... سے لیکر صفحہ ... تک بعلاوہ اسلام کے اقوال آیات و احادیث سے ثابت کیا کہ یہ توریت جو اب فصل اہل کتاب کے پاس ہے اور یہ انجیل اربعہ و دیگر کتب عہد عتیق و جدید جو اب ہمارے پاس موجود ہیں وہی ہیں کہ جنکی مدح قرآن و حدیث میں آئی ہے اور ... بلکہ اس امر حق کا بھی امام صاحب نے نوید جاوید کے صفحہ ۱۲ میں معتبر اسلام کو ... دینی علوم سے جاہل ہونیکا اقرار کرکے ... کا منسوخ ثابت کیا ہے یعنے وہ ... میں قرآن نہیں ہوتے ... لکھنے اور الہام کا دعوی کرتے تھے +

اسکے بعد لقب شہادت قرآنی کے دیکھنے سے امام صاحب نے اپنی ایک تفسیر جسکا نام تسہیل القرآن رکھا ہے اور جسکا منشوا کبھی صفحہ طبع ہو سکے صفحہ ... میں الم ذلک الکتاب سے توریت مقدس مراد لی ہے اور اسکی دلائل بھی بیان فرمائے ہیں اور کوئی اہل اسلام یہ نہ سمجھے کہ اس سے مراد وہ توریت ہے کہ جسکا اہل اسلام قائل ہیں اور جسکا مفقود ہونا ثابت کرتے ہیں کیونکہ خود انہیں نے دولت نامی

کے صفحہ ۸ کے حاشیہ پر توریت سے مراد وہی پانچ کتابیں پیدایش تا استثنا ۔ بلکہ کل عہد عتیق پیدایش سے استثنا ہو اور انجیل ... ہیں) +

اور سب سے زیادہ کھلم کھلا اقرار توریت کا اُنہی نے اس رسالہ میں کیا ہے جو ابو محمد صادق کے نام سے تفسیر حقانی کے رد میں چھپا ہے اور اسیطرح بھی بہت سی حق باتوں کا الہام کیا گیا ہے جنکے اہل اسلام منکر ہیں چنانچہ اس رسالہ کے صفحہ ۸ میں ابن المنذر و ابن ابی حاتم سے روایت نقل کرکے فرماتے ہیں کہ توریت و انجیل جسطرح کہ ان دونوں کو خدا نے اوتارا تھا اسیطرح ہیں انمیں کوئی حرف بدلا نہیں گیا اور اسکے علاوہ اور بہت سے روایات نقل کرکے یہی بات ثابت کی ہے اور مصنف تفسیر حقانی کا اسکے انکار سے کفر ثابت کر دیا ہے +

اب میں اسباب کے بعد مختصراً دینی بھائیوں کو مژدہ دیتا ہوں کہ آخر خداوند یسوع مسیح نے امام صاحب کو پھر اپنے حق مذہب کیطرف مائل کر دیا +

اور علماء اسلام سے یہ عرض کرتا ہوں کہ آپ جسکو کہا کرتے ہیں کہ "توراۃ اصلی اور انجیل اصلی صفحہ عالم سے مفقود ہو گئیں یہ جو موجود ہیں یہ بطور مجموعہ کے ہیں کہ جنمیں اصلی کتابوں کے مضامین اور دیگر رسالہ جات کو اہل کتاب نے جمع کر لیا ہے ۔ اسمیں غلط باتیں بھی بہت سی ہیں جیسا کہ لوط کا اپنی بیٹیوں سے شراب پیکر زنا کرنا وغیرہ اور قرآن و احادیث میں جو مدح ہے وہ ان اصلی توراۃ اور انجیل کی ہے جو موسیٰ و عیسیٰ پر نازل ہوئی تھیں اور یہ کتابیں جیسا کہ اُنکے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ موسیٰ و عیسیٰ کے بعد تصنیف ہوئی ہیں" غلط ہے ۔ اب دیکھو تمہارے امام صاحب نے انکو تسلیم کر لیا ۔ بلکہ انمیں تحریف ہونیکا بھی انکار کر دیا ہے ۔ اور اسی رسالہ میں لوط کے قصہ کو بھی تسلیم کر لیا اور اسیطرح خدا کی صورت اور شکل پر آدم کے بنانے سے جو تمہارا الزام توراۃ پر اعتراض ہے اسکو بھی امام صاحب نے اسی رسالہ کے صفحہ ۱۳ میں اور صفحہ ۱۴ میں تسلیم کر لیا ہے چنانچہ صفحہ ۱۰ میں فرماتے ہیں کتاب پیدایش باب ۱ ... میں ہے کہ خدا نے آدم کو اپنی صورت پر پیدا کیا الخ اسکے انکار پر جو مفسر حقانی نے کیا ہے اسکی تکفیر کرکے اور احادیث کا مخالف بنا کے یہ لکھتے ہیں اور جبکہ خدا بے شکل اور بے صورت ہے تو ید اللہ فوق ایدیہم اور ثم وجہ اللہ کیونکر صحیح ہو سکتا ہے ۔

اب اے اہل اسلام جب تمہارے امام صاحب نے کتب مقدسہ کو تسلیم کر لیا تو کفارہ اور الوہیت مسیح اور تثلیث جو انہیں کتابوں میں ہے اسکے تسلیم کرنے میں تمہیں کیا حجت ہے چلیو اب تو اس نجات کی سیڑھی پر پاؤں رکھو اور جسقدر باتیں تمہارے قرآن میں کتب مقدسہ کے برخلاف ہیں اُنکو بھی تم غلط تسلیم کرو اور وہ خلاف باتیں ایک دو نہیں بلکہ بہت سی ہیں جنکی تشریح میزان الحق وغیرہ وغیرہ ہمارے علما کی تصانیف میں ہیں ہم امام صاحب کی اس حق پسندی کی تہ دل سے داد دیتے اور شکریہ بھی کرتے ہیں کہ جنہوں نے نہ تنہا ان حق باتوں کا اقرار کیا بلکہ اپنی قوم کو خصوصاً مفسر تفسیر حقانی و مولوی رحمت اللہ اور مولوی آل حسن صاحبوں کی بلکہ جمیع اہل اسلام کی غلطی کو ظاہر کرکے اُنکو تاریکی کی جہالت سے نجات بخشی ۔ آمین ۔ راقم ح ۔ ل ۔ ایجنٹ مشن دہلی

بقیہ عیسائی نومرید

ان دونوں کلام کی خدمت سے بہتروں کی خدمت زیادہ کرنی پڑتی ہے موجودہ حالت میں تو پہلے رائے پر عمل کرنا پڑتا ہے گو مسیحی دین کا بڑا مقصد روحانی اصلاح اور آراستگی ہے پر تو بھی تواریخ شاہد ہے کہ جن قوموں نے مسیحی دین قبول کیا وہ شائستگی ۔ علم ۔ اقبال ۔ آزادی وغیرہ میں پیچھے نہیں رہ گئی ہیں ۔ گو رسولوں نے بار بار تاکید کی کہ جس حالت میں کوئی بلایا گیا اسی حالت میں رہے اگر غلامی میں بلایا گیا تو آزاد ہونیکی خواہش نہ کرے تا کہ عیسائی دین کی بدنامی نہ ہو ۔ تو بھی ہم سب جانتے ہیں کہ گو زمین پر بردہ فروشی اور غلامی کا انسداد مسیحی دین کی برکتوں میں سے ایک برکت ہے علی ہذا اگرچہ ہم بہتروں کو سکھاتے ہیں کہ جس حالت میں ہو صبر و شکر کرکے اسی میں رہو تو بھی وہ ضرور گری ہوئی حالت سے اُٹھیں گے البتہ ہمیں اپنے قطب نما کو ایک لحظہ بھی نظر سے ادھر اُدھر ہونے دینا نہیں چاہئے ۔ کہ اُنکے دل کی لگن اپنے مکتی داتا کے ساتھ لگی رہے ۔ کلیسیا کا فرض ہے کہ اپنے بال بچوں کی تعلیم کا انتظام کرے کوئی نہیں کہہ سکتا کہ بہتر اُن بچوں کے بار تعلیم سے یا کلیسیا کے حقوق سے جب دین اور علم اُن کے رگ و ریشہ میں اثر کریگا اور وہ جانیں گے کہ ہم سب ایک ہی کی نسل ہیں ہمارے بھی کچھ حقوق ہیں تو ضرور آئندہ کو ... کی جوتی بنے رہنا نہیں چاہیں گے چال میں بڑی احتیاط برتنی چاہئے مبادا کہ نتیجہ ... مشکور نہیں ہو +

چاروں طرف سے یہہ پکار سنائی دیتی ہے کہ زمیندار اُنکا حق نہیں دیتے۔ بے جا اور وحشیانہ سلوک اُنکے ساتھ کئے جاتے ہیں نامناسب بیگار بیجا ہیں۔ سچ پوچھو تو مہتر، زمینداروں کے رحم کے اُٹھیں یا یوں کہیں کہ پرستی ہیں سب جانتے ہیں کہ زمینداروں کا کام نہایت دشوار ہی پر دشوار سے دشوار جو کام ہے وہ مہتر کرتے ہیں چنانچہ کہاوت ہے کہ مہتر گاؤں کی باڑ ہے۔ پس افسوس کی جا ہے کہ سخت محنت اور جانکاہی کے بعد یہہ بیچارے تہی دست اپنے گھر چلے جائیں اور خون جگر کھائیں اور زمیندار موج ملیں۔

پھر جب ہم اُنکی حسب نسب پر ذرہ غور کرتے ہیں تو یہہ بیچارے زیادہ تر قابل رحم جان پڑتے ہیں چنانچہ اُنکی گوتیں زمینداروں کی گوتوں سے ملتی ہیں مثلاً۔ گل۔ بھٹی۔ سندھو۔ کھوکر۔ بیوت اٹھوال وغیرہ وغیرہ۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہہ کسی زمانہ میں زمینداروں کے بھائی تھے اور میراث* میں شریک تھے معلوم نہیں کسطرح کیونکر مختلف روائتیں ہیں۔ اُن لوگوں سے جدا ہو گئے۔ اور اب اس ادبار میں پڑے ہیں۔ کیا سچ مچ ترس کے لائق نہیں؟

پھر اکثروں کا خیال ہے کہ ان لوگوں کو کچھ خود انکاری نہیں کرنی پڑتی عیسائی ہو نہیں اُنکا نفع ہی نفع ہے۔ البتہ سچ تو ہے کہ نسبتاً اُنکی خود انکاری بہت کم ہے پر تو بھی مطلق نفی نہیں اگر اپنی قوم کیطرف سے اُنہیں تکلیف نہ پہنچے تو نہ پہنچے پر زمینداروں کی طرف سے بہت تکلیف پہنچتی ہے چنانچہ تمور گاؤں کے مہتروں نے جب اصطباغ پایا تب وہاں کے زمینداروں نے اُنکی عورتوں بال بچوں وغیرہ کو مار کر گاؤں سے نکالدیا۔ کیا یہہ تکلیف کم ہے؟۔ ہم یہہ بھی نہیں کہہ سکتے ہیں کہ اپنی قوم کی طرف سے اُنہیں تکلیف نہیں پہنچتی ضرور کسی نہ کسی قدر تو پہنچتی ہے۔ آپ جانتے ہیں مذہبی تعصب بُری بلا ہے۔ افغان مذہبی تعصب ہی سے غازی ہیں غازی ہی مقتول کرکے اپنی جان دے دیتے ہیں۔ آپ خواہ کسی گاؤں میں جائیں وہاں محمدیوں کی مسجد اور ہندؤں کا ٹھاکردوارہ سکھوں کی دھرم سالہ خواہ ہو یا نہو پر مہتروں کا بالے شاہ اور بالمیک کی ڈھیری آپ ضرور پائینگے یہہ لوگ لامذہب نہیں ہیں۔

میرا گمان ہے کہ اگر چار ناچار مشن کو ان لوگوں کی مدد کرنی بھی پڑے تو بھی ہندو مسلمان عیسائیوں کی نسبت بہت ہی کم ان پر صرف ہوگا۔ اور جتنا ہندو مسلمانوں کی تعلیم پر صرف ہو رہا ہے اگر اسکا دسواں حصہ ان پر صرف کیا جاوے تو قریب ایک تحصیل کے مہتروں کے بچوں کی تعلیم ہو سکتی ہے علاوہ بریں ان لوگوں کی تعلیم کیلئے سرکار امداد دینے کو طیار ہے

آخرش جب جب میں ان لوگوں کو دیکھتا ہوں کہ اصطباغ پاکر مرد عورتیں اپنے بال بچوں کو بغلوں میں دبائے ہوئے اپنے اپنے گاؤں چلے جا رہے ہیں تو مجھے جھٹ خداوند مسیح کا زمانہ یاد آتا ہے کہ ابھی بغیر تعلیم پائے انکو گنتی ہی ہیں اور تھوڑی دیر میں سب کے سب شاگردی اختیار کرکے اپنے اپنے گھروں کو سدھارتے ہیں۔ اور خداوند اور اُسکے شاگرد ویرانہ جاکر دعا اور مناجات میں مشغول ہیں۔ نہ تو اُنکے کھانیکی فکر ہے نہ مکان کی۔ موجودہ حالت سے اس کا مقابلہ کرنے سے آسمان و زمین کا فرق نظر آتا ہے۔ کہ جوں ہی کسی نے اصطباغ پایا۔ اُسکے کھانے کپڑے اور مکان۔ روزگار وغیرہ کی فکر دامنگیر ہو جاتی ہے۔

اور اگر بیچارے کسی ہندوستانی پادری نے اصطباغ دے بھی دیا تو اُسکی تو شامت آگئی۔ ایشنریوں صاحبوں کی منت سماجت کریگا۔ کہ میرے بچے کی پرورش کرو۔ یا اسکو جواب دینا ہوگا۔ اور اس لئے (سخت افسوس) یہہ خیال رواج پاگیا ہے کہ کسی انگریز پادری صاحب سے اصطباغ پانا چاہئے اور انگریز بھی وہ جو سخی اور دولتمند ہو یہہ ساری احتیاجیں ان بیچارے مہتروں کو عیسائی بنانے میں پیش نہیں آتی ہیں۔ ہاں کسیقدر تو آتی ہیں پر جو مناسب ہے اُس کو ذرہ تکلیف اُٹھا کر بھی کرنا نامناسب نہیں بلکہ فرض ہے

راقم دینا ناتھ (از اجنالہ)

خبریں

قلعہ امرکنگ ساوگل بکاولی کا حوض خفیہ ایک گوشہ ویرانہ میں مشہور گدا پہاڑ پر نظر آیا تھا وہاں آدمی کا گذر محال ہے۔ ازمگی کا تازہ چڑھا ہوا عرق مرض کے مریض کو مفید ہے۔ امیر کابل سے ایک شخص نے آکر کہا کہ دسی نے میں امیر نے اُس شخص کو ایک درخت پر چڑھا دیا۔ اور اُترنے نہ دیا تیسرے دن وہ گر کر مر گیا۔ دلی کی آب و ہوا بھی آجکل خراب ہو رہی ہے۔ عام لکھتا ہے کہ کتنی فوج میں سابق ڈپٹی کمشنر افسران ضلع بھرتی ہو ہو کر آتے گئے۔ لنڈن تھیٹر میں آگ لگنے سے سینکڑوں جانیں ضائع ہوئیں ہندوستان سے ہر سال ۵ لاکھ من کھانڈ ممالک غیر کو جاتی ہے خیال کیا جاتا ہے کہ شاہ خارج کیے ایما سے ایوب خاں فرار ہوا۔ جہلم کے علاقہ میں لوٹ مار کی کثرت ہے۔ لیڈی ڈفرن فنڈ کا چندہ صوبہ بمبئی میں ۲۳ ہزار ہوا۔ گورنمنٹ نے حکم دیا ہے۔ کہ کوئی پنشن ۱۵ ہزار روپیہ سالانہ سے زیادہ نہو گی۔ امرتسر میں بخار کا بہت زور ہے آزاد لکھتا ہے کہ آجکل کے فساد میں ہندو مسلمان ہر دو قصور وار ہیں دونو کو پوری سزا ملنی چاہئے۔ لاہور میں چکا چور دنیں سے بھاگتے ہوئے ایک کنوئیں میں گر گیا جب نکالا گیا تو وہ بھی بھاگ گیا۔ اجمیر کا انگریزی اخبار راجپوتانہ مالڈ ایڈیٹر اور پریس اشر کی کمی کی وجہ سے بند ہو گیا۔ ایک مضمون پر جھگڑا ہوا۔ ملکی فوج ہندوستان پہنچ گئی سب مرد و عورتیں دال روٹی کھاتی ہیں۔ ایوب خاں صحرائے نمک کی جانب جا نکلا افغانستان کے بعض شہروں میں ہیضہ کی کثرت ہے۔ لاہور میں ایک کانٹے والا انجن کے نیچے آکر مر گیا۔ کلکتہ میں دو آدمی جعلی نوٹ بناتے ہوئے گرفتار ہوئے آگرہ میں ایک افسر پولیس کی دو ہزار کی چوری ہوئی۔ (دوسروں کا کیا حال) لنڈن یونیورسٹی میں ایک فاضل لیڈی پروفیسر مقرر ہوئی۔ روم واقع اٹلی میں زمین کے نیچے ۸ میل وسیع مزدونکے رکھنے کا تہہ خانہ نکلا۔ بیوہ مسٹر گرانٹ پریسیڈنٹ امریکہ کو صلہ تصنیف شوہر مرحوم ۷ لاکھ روپیہ ملا۔ ۲۵ ہزار کبوتر نامہ بر فرانس میں بڑی کامیابی سے کام کر رہے ہیں کہ حیرت ہوتی ہے۔ بہاری شہر نور پور میں بھی ہیضہ پھوٹ نکلا۔ دنیا میں سب سے پرانا اخبار کنگ پان نامے چین میں ہے۔ سنہ ۹۱۱ء میں جاری ہوا۔ دن میں تین بار شایع ہوتا ہے چھ ایڈیٹر ہیں۔ ۱۴ ہزار پرچہ نکلتا ہے۔ ضلع گورداسپور کے بعض گاؤں میں ہیضہ صاحب تشریف لے گئے۔ دودہ میں ایک ہندنی مسلمان ہو گئی تھی جب مری تو بغیر جنازہ کے محمدیوں نے دفن کیا یہہ کیوں؟ امپیریل انسٹیٹیوٹ کے لئے ۷ لاکھ روپیہ اس ملک کا چندہ ہو چکا ہے۔ "یہہ دیانت کی بات اور بالکل ماننے کے لائق ہے کہ مسیح یسوع گنہگاروں کے بچانے کو دنیا میں آیا" بالو گوسی شنکر بسواس نو گاؤں کے ڈپٹی مجسٹریٹ کسی جرم کو ثابت کرنے کی علت میں اپنے عہدہ سے ایکدم تنزل کئے گئے۔ بیان کیا

*قدیم زمانہ میں بیشک یہہ ایک ہی نسل تھے۔ انکا ہمیں حقیقی برادرانہ سلسلہ ہے۔ ہم کسیوقت ایک کتاب جو بہت ایک فقیر مہتر سے سنی تھی درج کرینگے جس سے انکا ایک ہونا معلوم ہوگا + ایڈیٹر

گیا ہے کہ ہندوستان فیصدی ۴۰ بچپن کی شادی کے باعث اختتیں
میں کلکتہ کی پولیس میں ۲ ہزار ہندوستانی اور الگسو ۰ و بنگالی
ہیں اسپر ایک بنگالی کا یہ بیان ہے کہ بنگالیوں کی کمی اس باعث
نہیں کہ وہ اس کام کے لائق نہیں بلکہ صرف یہ سبب ہے کہ پولیس کی
بدچلن اور بری بہ ہوتی ہے۔ سر جیرو ڈیمیل صاحب فرماتے ہیں
کہ افغانستان کی مشکلات اسوقت حل ہو جائینگی جب ہماری ریل
روسیوں کی ریل سے جا ملیگی۔ **آجکل** یعقوب خان افغانستان کے
حالات کی خاطر اخبارات کا غور سے مطالعہ کرتا ہے۔ **سنا جاتا ہے**
کہ چین میں کوئیلا اور سونے چاندی کی کانیں اس کثرت سے ہیں کہ
تمام دنیا میں نہ ہونگی۔ یہ چینی انکو نہیں کھودتے اس ڈر سے کہ انکے کھودنے
سے زمین سے دیو نکلکر انکو برباد کر دینگے۔ **افریکا** کے صوبہ انگولا کے
مظلوم مسیحیوں کے لئے ہند کے صوبہ تنولی کے دیسی مسیحیوں نے ایک ہزار
روپیہ بطور امداد بھیجا ہے اور ایک پادری کا خلوص بحق چرچ مشنری
سوسائٹی کے ارسال کیا ہے۔ **جزیرہ مڈیگاسکر** میں ۳ ولایتی پادری
اور ۲۳۰ دیسی پادری اور ۲۹۵ ۴ ہیچر اور کل مسیحیوں کا شمار ۲ لاکھ
۳ ہزار ہے۔ **انگلنڈ** کی چرچ مشنری سوسائٹی کی آمدنی امسال ۲
لاکھ روپیہ ہوئی۔ **کمشنر** نگر کمتی خیج کا ہندوستانی کام شر
فقیر سنگھ سے یاد رکھنا **فیروز پور** گزشتہ اسباب کو (جو ہم نے پانچ یا
کی بابت لکھی تھی کہ توہ خود خدائی یا دخساست میں اجل ہوتے ہیں
اور نہ ہونے والوں کو ہونے دیتے ہیں) تصدیق کرتا اور لکھتا ہے
کہ وہ بیشک۔ آمنا و صدقنا۔ کیا یہ وہی بات نہیں جو یہودیوں
نے خداوند مسیح کے خون کی نسبت پلاطوس سے کہی تھی کہ وہ اسکا خون
ہم پر اور ہماری اولاد پر۔ چند لا در ہست و زدے کہ بکف چراغ دارد۔
روشنی میں بھی اندھیرے کے کام کرتے ہیں۔ وہ زیادہ سزا پاینگے
یہودیوں کا حال دیکھیں انسے عبرت پکڑیں ورنہ نتیجہ برا ہوگا +

کارسپانڈنٹوں کی مرسلہ خبریں

ملک بلوچستان۔ بولان ریلوے

واقعہ ۱۰ اگست کو بسبب قدرتے قلیل بارش ہونے کے جو صرف
دو گھنٹہ ہوئی بولان ریلوے ٹوٹ گئی ہیرک سے منڈلی تک جو
فاصلہ تقریباً ۱۰ میل ہے۔ لین کا نشان تک نہ تھا۔ چونکہ یہ ریلوے
ندی کے بیچ میں بنی ہے اسلئے ہر سال اسکو صدمہ پہنچتا ہے +
مسافروں نے جو کوئٹہ کے جانے والے تھے چند روز نہایت
مصیبت اٹھائی۔ مگر بعد میں اس عادل گورنمنٹ نے بیچارے مسافروں پر
ترس کھا کر سندھ پشین ریلوے پر خیراتی گاڑی چلائی۔ یہ لائن ہرنائی
شارک۔ کچھ۔ بوستان کے رستہ کوئٹہ پہنچتی ہے اور ابھی ٹکٹ
کیواسطے نہیں کھلی تھی +
دس روز کے بعد بتاریخ ۲۲۔ اگست کو ٹکٹ جاری کیا گیا۔ اگرچہ
اس راستہ کوئٹہ تک بہ نسبت بولان ریلوے کے دوگنا کرایہ ہے
تاہم سب لوگ کوئٹہ جانے والے اس سرکار دولتمدار کے دل و جان سے
شکر گذار ہیں +
آجکل بولان ریلوے کی تعمیر پھر شروع ہے ٹھیکہ دار ٹھیکہ
لے رہے ہیں امید ہے اور سنا ہے کہ ماہ اکتوبر کے شروع تک بالکل
تیار ہو کر گاڑی چلائی جائیگی +
دوہ ضلع گوردا سپور میں ۳ شخص ایک نوجوان کھتری کو
ضلع ہوشیار پور سے بھگا کر لے گئے وہاں اسکو ۵ سو روپیہ پر ایک شخص
کھتری سے بیاہ دیا۔ اس عورت نے اپنے خاوند سے کہا کہ میں منکوحہ
ہوں۔ یہ آدمی مجھکو بھگا لائے ہیں آخر تھانہ میں رپورٹ ہوئی۔
اسکا پہلا خاوند بھی جو نابالغ ہے۔ وہاں پہنچا مقدمہ ضلع میں سردار
جرت سنگھ صاحب کی عدالت میں پیش ہے +
خدا کی قدرت ہے کہ یہاں ایک چارپائی کی بکری نے سیر دودھ دیتی ہے
ڈیرہ نانک سے ایک کھترانی نوجوان بیوہ (جسکے ایڈیٹر
لکھتے ہیں) اپنے الدین کا کئی ہزار روپیہ کا مال لیکر کسی عیار کے
ساتھ فرار ہو گئی۔ آئے دن ایسی ہی خبریں نکلتی ہیں پھر بھی
ان بے غیرتوں کو غیرت نہیں آتی۔ شرم پاس نہیں بھٹکنے پاتی ابھی
بیواؤں کی شادی کے مانع ہیں +
اسی ضلع کے ایک گاؤں (میانی برلب دریائے راوی)
میں چند محمدیوں کی آپس میں حقہ پر تکرار ہو گئی۔ کئی زخمی ہوئے
ایک جان سے گیا۔ لاش صدر پہنچی مجرم گرفتار ہیں +

واگا ضلع لاہور میں مینہ زمینداروں اور عیسائیوں
میں دنگا ہو گیا۔ زمینداروں نے خوب ہی بہادری کی۔ ایک عیسائی
کو سخت زخمی کیا ایک کو جان سے مار دیا۔ پولیس نے ان سب کو
گرفتار کر چالان لاہور کر دیا۔ مسٹر ٹمسی صاحب اسمیں گواہ ہیں +

سندھ پشین ریلوے

یہ ریلوے لائن بڑی تیزی سے تیار ہو رہی ہے مگر منزلوں قلات کے
قریب تک تیار ہو گئی ہے۔ ایک موقع پر سڑک سیدھی کرنے کیواسطے
ایک چھوٹی سی پہاڑی کو بارود سے اڑا دیا گیا اور ہیں مسافروں کے لئے
ایک پانی کا تالاب کھود دیا گیا۔ ان دونوں جگہوں سے ایک میل کے
فاصلہ تک کئی قسم کے سانپ ہی سانپ نکل پڑے جن کے صدمہ سے
کئی مزدور ہلاک ہوئے اور ہزارہا سانپ مارے اور جلائے گئے۔ ایک
سانپ ایسی جگہ ایسا پایا گیا جس کی آنکھیں شمع کیطرح جلتی ہیں اور
رات کو کرم شب تاب کیطرح نظر آتی ہیں۔ یہ رات کو آدمی کا شکار
کرتا تھا۔ رات ہی کے وقت نکلتا تھا۔ بندوق کے ساتھ سپاہیوں
نے اس سانپ کا رات کو چمکتی چمک کے تیر پر نشانہ کیا۔ یہ سانپ عجائب گھر
لاہور کے لئے شراب میں رکھا گیا ہے۔ کئی اور تالاب یہاں و نیز جابجا
بنائے جاتے ہیں +

معلوم ہوتا ہے کہ دیوان صاحب کنہاٹ کی
مشکلات کا طرف ابھی آبرو ریزی بہی جاتی ہیں سوا بلکہ وہ انگریزی
انصاف پر بھروسہ کر کے قبل میں حکام مقرر ہو گئی ہیں۔ اب انکی
بہادری یہ ہو دیا جانے لگا ہے۔ کہ کیوں نہ ہونے ایک لاکھ روپیہ خرچ کے
انہا اسکو ثبوت پر پہنچایا اور انگلستان جانے کا خرچہ بھی دیوان
کنہاٹ سے دلانا چاہتے ہیں۔ ہندوستانیوں کے افسوس کے لئے
اسقدر بہت تھا کہ مسٹر ولسن باوجود اسقدر انہا سوگی بری
کئے گئے۔ چہ جائیکہ وہ مفت میں گھر بیٹھے ہندوستان کا روپیہ
ہضم کیا کریں۔ اور وہ شخص جسکی عزت آبرو بھی بدولت ہمارا الکھو دکار
سے بھی برطرف کیا جاوے کیا یہی نظائر قیصری انصاف کے لئے پیش
کی جا سکتی ہیں؟ +

از غمخوار ہند

نوٹس

نورافشاں کے متعلق جو صاحب خط وکتابت کرنی اور کرنا چاہتے ہیں وہ مہربانی سے ہدایات ذیل کے مطابق تحریر فرمایا کریں +

(۱) ہر ایک خط وکتابت جسمیں چندہ وغیرہ کا ذکر ہے۔ صرف مینیجر نورافشاں کے نام پر لکھنا چاہئے +

(۲) کارسپانڈنس و مضامین وغیرہ کے متعلق خطوط بہ صرف ایڈیٹر نورافشاں ہونا چاہئے +

(۳) پرائیویٹ اور ذاتی خطوط نام بنام بھیجنا ہے +

المشتہر
پادری سی۔ بی۔ نیوٹن صاحب
سپرنٹنڈنٹ مشن پریس لودیانہ

لودیانہ

۸ تاریخ بہت اچھی بارش ہوئی جس سے سردی بھی چمک گئی صحت ابھی ہے۔ گذشتہ ہفتہ پیدائش ۴۱ اموات ۲۹ +

منشی شرف الدین مالک اڈیٹر شیر ہند لودیانہ تحریر فرماتے ہیں کہ گذشتہ ہفتہ شیر ہند شائع نہیں ہو سکا۔ اسکی وجہ یہہ ہوئی کہ پریس میں شرارتًا کارخانہ کو ایسا نقصان پہنچایا کہ جسکے سبب یہہ حرج ہوا۔ اب نئے جدید پتھروں اور پریسوں کے واسطے لکھا ہوا ہے جو عنقریب کارخانہ میں آجاوینگے " +

ذیل کی تحریر جنیہ پوی اور نرین داس سکنان لودیانہ نے ہمارے پاس بغرض اشاعت بھیجی ہے۔ جسکے ذمہ وار بھی وہی ہیں + وہو ہذا

آریہ سماج لودیانہ

مسمی چونی لال سکنہ لودیانہ کا فریب

مسمی مذکور صبح سے لیکر شب کے ۹ بجے تک اس مضمون کا لیکچر دیتا رہتا ہے کہ وید میں یہہ لکھا ہوا ہے کہ اہل ہنود کی رانڈ عورت کو دوبارہ شادی کرنا جائز ہے۔ اسبات سے بڑا تعجب آتا ہے کہ مسمی مذکور کے گھر والی بعمر ۳۵ سال کے ہو گئی۔ اُسکو رانڈ ہوئے ڈیڑھ ۱½ سال ہوا ہوگا۔ اور ایک ہمشیرہ بعمر ۲۵ برس کی ۱۲ سال سے رانڈ ہے۔ اُنکی شادی کرتا نہیں اور لوگوں کو ایسی باتیں بتاتا ہے۔ اور سماج میں داخل کرتا ہے۔ یہہ فریب مسمی مذکور کا نورافشاں کو اخبار نورافشاں میں درج کرنا ضرور چاہئے کہ یہہ بڑا دھوکہ دینا ہے۔ مورخہ ۱۹ ستمبر ۱۸۸۹ء

راقم جنیہ پوی گوم شند نرائن داس
سکنہ لودیانہ

دسہرہ شروع ہو گیا۔ اگرچہ پہلے ہنود کا ارادہ تھا مگر آخر شروع کر ہی دیا۔ انتظام اچھا ہو۔ آخر خود مسٹر ڈپٹی صاحب ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس موقعہ پر حاضر ہوتے ہیں +

صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع لودیانہ نے محرم و دسہرہ کے انتظام کیلئے ذیل کے دو اشتہار شہر میں مشتہر کر دئیے ہیں اسکے بموجب اگر عمل درآمد کیا گیا تو کامل امید ہے کہ کسی قسم کا فساد نہ ہوگا +

قواعد مجریہ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر درباب انتظام تیوہار محرم

احکام درباب اٹھانے مہندی شب مہندی۔ (۱) جو کوئی شخص مہندی اُٹھانا چاہے اُسکو لازم ہے کہ اول تاریخ محرم کی شام سے پہلے کوتوالی میں ایک رپورٹ درج کرا دیوے اور یہہ بھی تحریر کرائے کہ اُسکے بقرب و جوار میں کس تعزیہ پر مہندی لیجانا چاہتا ہے۔ اگر کسی شخص کو جسنے قبل از وقت مقررہ بالا اپنی منشا کی اطلاع نہیں دی ہے اُسکو مہندی نکالنے کی اجازت نہیں ہوگی ہر ایک شخص جسکو اجازت اُٹھانے مہندی کی ہوگی اُسکو ایک لائسنس دیا جاویگا جسمیں رستہ جس سے وہ جاویگا اور واپس آویگا اور نیز وقت متعین ہوگا کہ جسپر نکالی جاویگی اور کس وقت تک اپنے مکان پر واپس پہنچنا چاہئے درج ہوگا۔ (۳) جو کوئی شخص بلا لائسنس مہندی نکالیگا یا رستہ مندرجہ لائسنس سوائے دوسرے راستہ سے مہندی لیجاویگا تو اُسپر بموجب قانون بازپرس ہوگی

دوئم احکام درباب نکالنے تعزیہ ہائے

(۱) شب شہادت یعنے کوئی تعزیہ اپنی جگہہ یعنے جہاں بنایا گیا ہے تعمیر ہوا ہے اُٹھایا نہیں جاویگا۔ (۲) جو کوئی شخص بروز عشرہ تعزیہ اُٹھانا چاہے اُسکو لازم ہے کہ قبل از چار تاریخ ماہ محرم درخواست حصول لائسنس بروبرو صاحب ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ بہادر پولیس پیش کرے اور کسی شخص کو بلا لائسنس تعزیہ اُٹھانا نہ ملیگا۔ اور لائسنس میں رستہ جسپر سے تعزیہ کا گذر ہوگا اور نیز وقت جب تعزیہ اپنے مقام سے اُٹھایا جاویگا اور نیز وقت و جگہہ کہ جسپر باقی تعزیوں کے ساتھ شامل ہو کر کے کربلا کو جاویگا درج ہوگا۔ ۱۲۔ ستمبر ۱۸۸۹ء

قواعد مجریہ جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع لودیانہ درباب انتظام تیوہار دسہرہ

دفعہ (۱) سنگھاسن ہر شب ۸ بجے شب کے پیچھے رستے نہیں اُٹھایا جاویگا بجز شب دوسہرہ کے کہ اُس روز ساڑھے سات بجے کے بعد نہیں اُٹھایا جاویگا یعنے ہر روز سات بجے شام تک اور بروز دوسہرہ ساڑھے سات بجے شام تک سنگھاسن اُٹھایا جاویگا +

دفعہ (۲) رستہ ہائے ذیل سے سنگھاسن ٹھاکر دوارہ کو پہنچایا جاویگا۔ ضمن (۱) ناکہ نابوں سے چوڑی سڑک کو یا توگھمو یا شبدیال کے مکان سے جاویگا۔ (۲) مری گنج سے چوڑی سڑک کو جاویگا۔ (۳) سوداں کے محلہ سے چوڑی سڑک کو جاویگا (۴) سڑک لوج دکمٹی باغ سے چوڑی سڑک کو جاویگا۔ چوڑی سڑک سے سنگھاسن ٹھاکر دوارہ کو یا تو غلہ منڈی یا ناولاب کی سڑک یا شبدیال کی دوکان کی سڑک سے لیجایا جاویگا +

دفعہ (۳) افسر مہتمم دوسہرہ کو لازم ہے کہ ہر روز کوتوالی میں رپوٹ دیویگا کہ کونسے رستے سے اُس روز سنگھاسن لیجاوینگے۔

دفعہ (۴) ہر روز وقت شب کو وقت ۹ بجے تک سنگھاسن ٹھاکر دوارہ کو پہنچیگا۔ اور دوسہرہ کی شب کو ۱۰ بجے تک پہنچیگا +

رسید زر

مرزا علی محمد خان صاحب	لودیانہ	عہ
دولت رام صاحب	لاہور	ے
پادری کیسلیب دی۔ ڈی (اشتہار)	سہارنپور	عصہ
بہادر جو غلام محی الدین صاحب	لودیانہ	عصہ

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری سی۔ بی۔ نیوٹن صاحب کے اہتمام سے چھپا